٤٨٦

مشرقی اور مغربی پاکستان

بلکہ

سارے ہندوستان میں بے نظیر وہ مترجم اور محشی قرآن مجید ہے جو انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور نے طبع کرایا ہوا ہے

اس قرآن مجید کی خصوصیات

(١) اس کا ترجمہ تمام فرقوں (دیوبندی۔ اہلحدیث بریلوی شیعہ) کے مقتدر علماء کرام کا مصدقہ ہے

(٢) اس میں ہر سورۃ کے مضامین کا خلاصہ پہلے درج کیا گیا ہے۔

(٣) ہر رکوع کا خلاصہ ہر رکوع کے ابتدا میں درج کیا گیا ہے۔

(٤) ہر رکوع کا خلاصہ جس آیت سے اخذ کیا گیا ہے اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(٥) ہر رکوع کی آیات کا آپس میں ربط بالالتزام لکھا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام نے

اس قرآن مجید پر جو تقاریظ تحریر فرمائی ہیں

وہ حرف بحرف قرآن مجید کی ابتدا میں

درج شدہ ہیں

ان حضرات کے اسماء گرامی

(١) استاذ العلماء عمدۃ المحدثین زبدۃ الصالحین اعلیٰحضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(٢) سید الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

(٣) امام العلماء اسوۃ المحدثین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیۃ العلماء ہند

(٤) حضرت مولانا عبد العزیز صاحبؒ فاضل دیوبند سابق خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

(٥) حضرت مولانا نجم الدین صاحبؒ سابق پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

(٦) حضرت مولانا سلطان محمود صاحب مدظلہ سابق شیخ الحدیث مدرسہ فتحپوری دہلی

(٧) حضرت مولانا خواجہ عبد الحی صاحب شیخ التفسیر جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی

(٨) حضرت مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

(٩) حضرت مولانا محمد چراغ صاحب فاضل دیوبند سابق مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

(١٠) حضرت مولانا غلام صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ فاضل دیوبند ساکن ڈیرہ غازیخاں

(١١) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی

(١٢) حضرت مولانا مولوی ابو محمد احمد بن حسین چکوالی مولدًا واللاہوری منزلا

(١٣) رئیس المورخین حضرت مولانا سید محمد سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ

باوجود ان تمام خصوصیات کے اصلی ہدیہ ٩ لعہ
رمضان المبارک کے باعث رعایتی ہدیہ ۸ ہے

محمد ... لاہور

مذکورۃ الصدر حضرات علماء کرام کی تقریظات ملاحظہ ہوں

استاذ العلماء عمدۃ المحدثین زبدۃ الصالحین اعلیٰحضرت مولینا سید محمد انور شاہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن مجید و حکیم کا اعجاز مفردات اور ترکیب و ترتیب کلمات اور مقاصد و حقائق کی جملہ وجوہ سے ہے مفردات میں قرآن مجید وہ کلمہ اختیار فرماتا ہے۔ جس سے اوفیٰ بالحقیقۃ و اوفیٰ بالمقام ثقلین نہیں لا سکتے۔ مثلاً جاہلیت کے اعتقاد میں موت پر توفی کا اطلاق درست نہ تھا۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں نہ بقائے جسد تھی اور نہ بقائے رُوح۔ توفی وصول کرنے کو کہتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں موت توفی نہیں ہو سکتی۔ قرآن مجید نے موت پر توفی کا لفظ اطلاق کیا۔ اور بتلایا کہ موت سے وصول یابی ہوتی ہے نہ فنا محض اس حقیقت کو ایک کلمہ سے کشف کر دیا۔ اور کہیں اس لفظ کا اطلاق اپنے اصلی معنی سے جسد مع الروح کے وصول کرنے پر کیا۔ ترکیب و ترتیب جیسے وجعلوا للہ شرکاء الجن ظاہر قیاس یہ تھا کہ عبارت یوں ہوتی۔ وجعلوا الجن شرکاء اللہ لیکن مراد یہ ہے کہ انھوں نے خدا کے شریک ٹھہرائے کوئی معمولی جرم نہیں کیا۔ اور وہ شریک بھی کون (جن) پس یہ مراد اسی ترتیب اور نشستِ الفاظ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ مقاصد سے میری مراد مخاطبین کو سبق دینا یا لینا ہے۔ جیسا علمائے کرام نے اسمائے حسنیٰ کی شروح میں لکھا ہے۔ مقاصد قرآن حکیم کے وہ ہونے چاہئیں۔ جن سے مبداء و معاش و معاد اور فلاح و نجاح دنیا و آخرت وابستہ ہو۔ حقائق سے میری مراد وہ امور غامضہ ہیں جن سے عقول و افکار قاصر ہے۔ اور تجاذب جوانب اور نزاع عقلاء باقی رہا جیسے مسئلہ خلق افعال عباد کہ عبد کا ربط اپنے فعل سے کیا اور کیسا ہے۔ اور اسی فعل کا ربط قدرتِ ازلیہ سے کیا ہے۔ قرآن مجید اس مقام میں ایسی تعبیر اختیار فرمائے گا کہ جس سے اوفیٰ بالحقیقت طوقِ بشر سے خارج ہو۔

قرآن کریم کی لاکھوں تفسیریں لکھی گئیں اور ہر ہی طرح اور ہر ہی پہلو سے خدمت کی گئی ہے

وعلیٰ تفنن واصفیہ بوصفہ
یفنی الزمان وفیہ مالم یوصف

لا تفنیٰ عجائبہ

اب چونکہ زمانہ کا اور دور ہے اور تقریر و تحریر کا نیا طریقہ۔ مقاصد قرآن کریم کی خدمت مناسب ضرورت وقت شروع ہوتی۔ جناب

مستطاب مولانا احمد علی صاحب لاہوری دام ظلہٗ کی خدمت ظہور میں آئی جو عاجز نے مستغرق دیکھی۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ماضی و مستقبل میں اس کی نظیر ناممکن ہے۔ مگر یہ کہنا بیجا نہیں کہ حق تعالٰے نے ایک بہت بڑی خدمت جناب ممدوح سے لی اور اب انشاء اللہ العزیز عوام خواص دونوں طبقے اس تفسیر سے اپنی تشفی کر سکیں گے۔ اور ترجمہ پڑھانے والے حضرات بہت سی مشکلات سے رہا ہو جائیں گے۔

میرے نزدیک خدمتِ قرآن کریم کا یہ ایک نیا دَور ہوگا۔ اور ربط آیات و مقاصد رکوعات کا ایک نیا باب۔ حق تعالٰے جناب موصوف کے صحیفۂ اعمال میں اس ذخیرۂ حسنہ کو ودیعت رکھے اور اہل اسلام کو اس کے پڑھنے پڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

احقر محمد انور کشمیری عفا اللہ عنہ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

سید الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

الحمد للہ الذی اورث کتابہ الذین اصطفٰی من عبادہ الاخیار۔ فمنھم ظالم لنفسہ و منھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن الواھب الغفار۔ والصلٰوۃ والسلام علی من بفیضہ العلی تحل عرائس معانی الاٰیات اسا ورمن ذھب التحقیق والٰی سکینۃ القلوب + وببیانہ الجلی یقول الداخل فی جنان مبانیھا الحمد للہ الذی اذھب عنا حزن القلق والاضطراب لا یمسنا فیھا نصب ولا لغوب + وعلی الکرام الذین بمعارفھم الکاملۃ احلوا حملۃ القراٰن دار الاقامۃ الایقانیۃ وصحبہ وتابعیھم الذین بعلومھم العالیۃ الاسوۃ الاٰمۃ حوبر الحقایق وحل المعارف الایمانیۃ۔ امّا بعد سب سے عظیم الشان معجزہ جناب سرور کائنات حضرت خاتم الانبیاءؑ سید المرسلین علیہ افضل الصلٰوۃ والسلام کا اور سب سے بڑا انعام اپنے بندوں پر حضرت رب العالمین جل علٰی شانہٗ کا یہ قرآن عظیم الشان ہے جو کہ تمام کتب اور صحف سابقہ کا مہیمن اور جملہ انبیاء و رسل کے علوم کا جامع ہے۔ جس شخص کو اس میں سے کوئی بھی حصّہ ملا وہ اس کے لئے حظِ وافر اور انتہائی خوش قسمتی کا سامان ہے اور کیونکر نہ ہو۔ یہی تو وہ حبل متین ہے جو کہ خلق اور خالق کے مابین عروہ وثقٰی لا انفصام لہا کا کام دیتی ہے۔ اور یہی تو وہ بحرِ ذخار حقیقی ہے جس کے بیش بہا موتی حسب ارشاد لا تنقضی عجائبہ ختم ہونے پر نہیں آتے۔ ہر چند کہ متقدمین اصحاب معارف ویقین نے اپنی آخری قوت تک اس کی خدمات میں صرف کر دی مگر موفق متاخرین نے آکر دکھلا دیا۔ کہ لاکھوں دُررِ گرانمایہ اس بحرِ ناپیدا کنار کے قعر میں پھیلے ہوئے اب تک موجود ہیں۔ جن پر کسی غواص کے ہاتھوں کا گزر تک نہیں ہُوا۔ ولنعم ما قیل۔ کم ترک الاول للاٰخر ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ہزار ہزار تبریک کے مستحق وہ نفوس ہیں جو اپنی عمر گرانمایہ کو اس کی خدمت میں صرف کرنے میں دریغ نہیں فرماتے اور ہزار ہزار ملامت کے مستحق وہ اشخاص ہیں جو اپنی گردنیں اس کتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کے سامنے نہ جھکاتے ہیں اور نہ اس میں غور و خوض کرتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب (وفقہ اللہ لما یحبہ ویرضاہ واصعدہ علٰی قلل المرادات المرضیۃ ورقاہ آمین) کو عنایات ازلیہ کی نظرِ انتخاب نے ازل ہی سے چن کر اس عظیم الشان امر کے لئے مسبوق بالحسنٰی قرار دے دیا تھا جن کی جدو جہد اور جانفشانیاں بفضلہٖ تعالٰی عرصۂ دراز سے اس چمنستان میں بار آور ہو رہی ہیں۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

مَیں نے مولانائے موصوف کی یہ تحریر دربارۂ ربطِ آیات قرآنیہ وایضاح معانی فرقانیہ مختلف مقامات سے دیکھی بحمد اللہ نہایت مفید اور کارآمد تحریر پائی۔ دلچسپ اور صحیح و ضروری مضامین کا خلاصہ اس طرح اس میں بھر دیا گیا ہے کہ عوام اور خواص دونوں کو بہت زیادہ آسانی کے ساتھ دُررِ گرانمایہ ہاتھ آسکیں گے۔ میری نظر سے کوئی مضمون ایسا نہیں گزرا جو کہ مسلک اہل سنت والجماعت کے خلاف ہو یا اس پر کوئی گرفت ہو سکے۔ مجھ کو قوی امید ہے کہ اگر لوگ اس عجیب و غریب تحریر کو غور و خوض کے ساتھ مطالعہ فرمائیں گے تو کتاب اللہ کے سمجھنے کا بہت بڑا فرض ادا کریں گے۔

آخر میں مَیں مولانا موصوف کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہُوا دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰے اپنے فضل و کرم سے دارین میں ان کو سرخرو اور کامیاب فرمائے اور رضوان کے اعلٰی درجات سے ان کو مالا مال کرے۔ آمین واللہ ولی التوفیق وصلی اللہ علٰی خیر خلقہ سیدنا محمدؐ واٰلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

ننگ اسلاف
حسین احمد غفرلہ
خادم العلم بدار العلوم دیوبند

تحریراً فی ۴ من جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

امام العلماء اسوۃ المہدیین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر جمعیۃ العلماء ہند

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

اما بعد قرآن حکیم کی خدمت خواہ اس کی نوعیت کچھ ہی ہو مسلمان کی سعادت اور آخرت ہے۔ بالخصوص جب کہ وہ خدمتِ مرحومہ کو قرآنی معارف سے روشناس کرنے والی اور قلوب میں فہم قرآن کی رغبت پیدا کرنے والی ہو۔ حضرت فاضل علّامہ مولانا احمد علی صاحب نے جس صورت سے کتاب اللہ کی خدمت کی ہے یہ انشاء اللہ تعالٰے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہوگی۔ اور ان کے قلوب میں قرآن مجید کی تلاوت کی رغبت اور مضامین قرآنیہ پر غور کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا قوی ترین وسیلہ ثابت ہوگی۔ مَیں نے اس کو جستہ جستہ مقامات سے مطالعہ کیا اور اس طرز کو مفید اور سہل اور اقرب الی الفہم پایا۔ میری نظر میں کوئی بات مسلک اہل سُنّت والجماعت کے خلاف نہیں آئی۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالٰے مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی اس مخلصانہ خدمت کو قبول فرما کر مسلمانوں کو مستفید و بہرہ مند کرے۔ آمین۔ والحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی رسولہ محمد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

محمد کفایت اللہ۔ ۲۱ محرم ۱۳۵۱ھ نیو سنٹرل جیل ملتان

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

رب العالمین کے کلام کی خدمت جس طرح اہل اسلام نے کی ہے ان کے سوا جس قدر لوگوں کو اپنی کتاب کے آسمانی ہونے کا دعوٰی ہے وہ اس سے قاصر ہیں کہ کہیں اس کا عشرِ عشیر بھی پیش کر سکیں۔ حسب استطاعت یا حسب ضرورت چھوٹی متوسط بڑی بلکہ بڑی سے بڑی غرض سات سات سو جلد کی تفسیریں لکھی گئیں اور جس شخص کو جو علمی امانت عطا ہوئی تھی قرآن کریم کی تفسیر میں اس کو ادا کیا۔ قرآن جملہ علوم کا ماخذ اور مخزن تھا۔ محدث نے روایات کو قرآن کریم سے منطبق کیا۔ متکلم نے عقلی دلائل کی تصدیق قرآن کریم سے کرائی۔ فقیہ نے ہزاروں مسائل مستنبط کئے ادیب نے اسے اپنا مرجع قرار دے کر بلاغت قرآن کو لوگوں کے سامنے واضح کیا۔ اور ہزاروں مسائل اس سے اخذ کئے۔ غرض جس شخص کو جس

چنانچہ جس قدر تراجم و تفاسیر وجود میں آئی ہیں وہ اس قدر ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کے دیکھنے میں اپنی تمام عمر صرف کر دے تو بھی ان کو نہیں دیکھ سکتا۔ مگر باوجود اس قدر کثرت تراجم و تفاسیر کے چند اشیاء کی کمی باقی تھی جس وجہ سے بہت طبائع کو قرآن مجید سن کر اطمینان و سیری حاصل نہیں ہوتی تھی۔ اور قرآن مجید کی امتیازی شان نمایاں نہیں ہوئی تھی۔ اور اس قدر تراجم و تفاسیر دیکھنے کے باوجود ہر شخص اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ کہ اسلام کی ترقی و تنزلی کے ذرائع و اسباب کیا ہیں۔ اور وہ کونسے اصول و قوانین تھے جن کی پابندی سے مسلمانوں کا عروج آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا۔ مگر خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی رحمتِ خاصہ سے اس کمی کو دُور ہونے کا منظر بھی دکھایا۔ اور اس خدمتِ سراپا سعادت کا قرعۂ ازلی علامۂ وقت مولانا مولوی احمد علی صاحب کے اسم گرامی پر واقع ہُوا تھا۔ لہٰذا یہ خدمت ان کی ذاتِ بابرکت سے ظہور میں آئی۔ میں نے علامہ موصوف کی اس تفسیر کو اوّل سے آخر تک نہایت غور سے دیکھا ہے۔ اور دیکھنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے۔

۱۔ اول سے آخر تک کوئی بات ایسی نہیں پائی جو اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہو۔

۲۔ ربط آیات اس خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جس کی نظیر زمانہ ماضیہ میں معدوم الوجود ہے۔

۳۔ مطالب و مضامین قرآن حکیم کی تشریح میں خیر الکلام ما قل و دل کے مطابق اختصار بھی ہے۔ اور باوجود اختصار کے پیرایۂ بیان نہایت سہل و سلیس ہے۔ سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

۴۔ اصول اسلام و ترقی و تنزل کے اسباب اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ کوئی الجھن باقی نہیں چھوڑی۔ قرآن شریف کی ایک امتیازی شان پیدا کر دی ہے۔ پڑھنے والے کی طبیعت کو کامل سیری حاصل ہو جاتی ہے۔ نزول قرآن مجید کی جو اصلی غرض تھی (کہ اہل اسلام کو ایک مکمل دستور العمل مل جائے) اس کی بے مثل تشریح ہے۔

۵۔ جو حضرات فرض تبلیغ کو اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے بے نظیر سرمایہ ہے۔

۶۔ زمانہ موجودہ کے لحاظ سے ہر طبقہ کو مفید خصوصاً نئی روشنی کے دلدادہ حضرات کو ازحد مفید و مرغوب الطبع واقع ہوگی۔ الحاصل جو کمی باقی تھی وہ بحمد اللہ کامل طور سے رفع ہوگئی ہے۔ اور یہ رحمتِ الٰہیہ کا ایک نیا دور ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ العزیز دنیا میں ایک نیا رنگ لائیگا۔ علامہ موصوف کی یہ خدمت نجات آخروی کا ایک بیش بہا سرمایہ ہے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند تعالےٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور اہل اسلام کے قلوب میں اس کی مقبولیت کا بیج بو دے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

خادم العلماء سلطان محمود حنفی عنہ

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی

۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

حضرت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب شیخ التفسیر

جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی

بسم اللہ وحدہٗ۔ میں نے قریباً تمام کتاب کو بغور دیکھا۔ یہ اللہ کا فضل مخصوص ہے کہ اس نے حضرت العلام کو اس جلیل القدر خدمت کے لئے چن لیا۔ اور سلف صالحین کے طریق پر اقتضائے زمانہ کے مطابق اپنی کتاب عزیز کی تشریح و توضیح کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کی نصرت و کامگاری پر اعتماد کرکے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اسے قبولِ عام بخشے گا۔ اور درس و فکر قرآن میں جو رکاوٹیں ہیں اس کی وجہ سے دُور کر دے گا۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

عبدالحی استاد تفسیر و ناظم دینیات

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

۳ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ — ۳ نومبر ۱۹۳۲ء

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند

پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ استاذی المکرم حضرت مولانا احمد علی صاحب کی تفسیر میں نے خود حضرت مولانا صاحب سے پڑھی ہے۔ اور لکھی ہے۔ اور یہ تقریر حضرت مولانا کی لکھی ہوئی آپ کے ارشاد سے دیکھی ہے۔ میرے خیال میں صیغہ ربطِ آیاتِ قرآن کریم کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی اور بعض نے اس طرف توجہ کی ہے۔ مگر وہ درجۂ کفایت تک نہیں پہنچی حضرت مولانا کی تفسیر نے اس کمی کو نہایت حسن طریق سے پورا کر دیا ہے۔ تمام قرآن کریم کے مضامین کو ایسا مربوط بیان کیا ہے کہ اول سے آخر تک ایک نہایت لطیف نظام ربط قائم ہوگیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر تو ایسا نادر ربط بیان کیا ہے کہ بے اختیار زبان سے صدائے احسنت نکلتی ہے۔ قرآن کریم کی سورتوں کا خلاصۂ مضمون اور ہر سورۃ کا موضوع پھر اس کے دلائل و شواہد اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ پڑھنے والے کے ذہن میں مضمون کی ایک تصویر قائم ہو جاتی ہے۔ امثال قرآن کی بھی اکثر جگہ نہایت موزوں تشریح کی ہے۔ اقسام قرآن کی مناسبت ان کے جوابات کے ساتھ واضح کی گئی ہے کہ کہیں وہ اپنے جوابات کی دلائل و شواہد ہیں اور کہیں امثال و نظائر ہیں۔ اعتبار و تاویل کا حصہ اگرچہ قرآن کریم کی تفسیر نہیں۔ جیسے خود حضرت مولانا نے ظاہر کر دیا ہے۔ مگر درجۂ اعتبار میں نہایت عمدہ چیز ہے۔ اور اس کا انطباق آیات پر ایسا بیّن ہے۔ کہ ادنیٰ تامل سے واضح ہو جاتا ہے۔ جس کا ماخذ حضرت مولانا نے اپنی اپنی جگہ ذکر کر دیا ہے۔ غرضیکہ یہ مجموعہ ایک نادر تحفہ ہے جس کی قدر پڑھنے والے خود معلوم کرینگے۔ معمولی تعلیم یافتہ اشخاص بھی جب ترجمہ پڑھکر خلاصۂ سورت اور ربطِ آیات کو دیکھیں گے تو خاص حظ اٹھائیں گے۔ اور اہل علم اگر درس قرآن کے وقت اس کا غور سے مطالعہ کریں گے تو اپنے سینوں میں ایک عجیب انشراح اور لطف موجود پائیں گے۔ درحقیقت قسامِ ازل نے یہ نعمت حضرت مولانا کے حصے میں رکھی تھی جو انہیں مل گئی۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

والسلام احقر العباد عبید اللہ پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

حضرت مولانا محمد چراغ صاحب فاضل دیوبند

مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا احمد علی صاحب کی ربطِ آیات کی تحریر مجھے ابتدا سے لے کر اخیر تک بالاستیعاب دیکھنے کا شرف حاصل ہوا میرے خیال میں حضرت مولف کی عرقریزی صلۂ تحسین

حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ربطِ آیات کے سلسلے میں بہت سے مضامین بے حد دلچسپی کا سامان مہیّا کر دیتے ہیں۔ سلف صالحین کے زمانہ میں ربطِ آیات کا مضمون ان کی ذکاوت اور نزول وحی کے زمانہ کے قرب کی وجہ سے تالیفی اور تصنیفی رنگ کا محتاج نہ تھا۔ اب جبکہ زمانہ نزول وحی سے کافی دُوری حاصل کرچکا ہے۔ نظریں اوّل دہلہ میں اس طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ کہ قرآن حکیم کے موتیوں کو ایسی لڑی میں منظم دیکھیں کہ ہماری قاصر ذہنیتیں بھی ربط آیات کو بآسانی پہنچ سکیں۔ تو اس مضمون میں مولانا موصوف کی تحریر کو مَیں بہترین ذخیرہ خیال کرتا ہوں۔ اور اصول اسلامیہ کے خلاف کوئی چیز اس میں نہیں پاتا۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین احسن الجزاء۔

محمد چراغ مدرس مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حال وارد بوسٹل جیل لاہور۔ ۳ جنوری ۱۹۳۲ء

حضرت مولانا غلام صدیق صاحب فاضل دیوبند ڈیرہ غازیخاں

حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب کی تالیف دربارۂ ربط آیات سورہ فاتحہ سے اخیر تک لفظ بہ لفظ دیکھنے کا شرف حاصل ہُوا۔ تو اس کو نہایت مفید پایا۔ اور اس میں کوئی چیز خلاف اہل سنت والجماعت کے نہیں دیکھی۔ احقر تہ دل سے دُعا کرتا ہے کہ خداوند کریم اس کو مقبول و منظور فرمائیں۔ اور جناب مؤلف کی سرفرازی فی الدنیا والآخرت کا باعث بنے آمین ثم آمین۔

احقر بندہ غلام صدیق عفا اللہ عنہ

دین پوری حال وارد لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی

مکرم ومحترم مولانا احمد علی صاحب

دروازہ شیرانوالہ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ — آپ کا ارسال کردہ مطبوعہ نمونہ حواشی قرآن کریم کے مختلف مقامات سے بالاستیعاب دیکھنے کا اتفاق ہُوا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے اسلوب بیان، خلاصہ آیت ربط مضامین اور تفسیر آیات میں جس حسن نظم سے کام لیا گیا ہے موجودہ عنوان اور صورت میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے گو اصولاً متفرق طور پر تمام موادِ متعلقہ کتب میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ

موصول ہُوا۔ اس سے قبل مولانا محمد چراغ صاحب کی معرفت آپ کے تحریر کردہ قلمی حواشی کا قرآن کریم

آپ کی اس شاندار خدمت کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے نفع اُٹھانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ میرے ناقص خیال میں اگر آپ اسے حواشی کی بجائے تفسیر کی شکل میں طبع فرماتے تو زیادہ مناسب تھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے انگریزی داں احباب کو یہ حواشی قرآن کریم انہیں دیگر زمانہ حال کی تمام تفاسیر سے بالکل مستغنی کر دیں گے۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ از لودھیانہ ۲۵/۱۱/۳۲

حضرت مولانا مولوی ابو محمد احمد بن حسین الچکوالی مولدًا واللاہوری منزلًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم المرسلین واتباعہ واشیاعہ اجمعین۔ امابعد

خاکسار نے قرآن مجید مترجم طبع کردہ انجمن خدام الدین وفقہ اللہ تعالیٰ لخدمۃ الدین المتین کا من اولہ الیٰ آخرہ بغور مطالعہ کیا۔ بغرض تصحیح لفظ لفظ پڑھا۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ عوام مسلمین بلکہ خواص کو بھی اس سے معتدبہا دینی فوائد حاصل ہوں گے۔

۱۔ تصحیح کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو بین السطور لکھا گیا ہے۔ معنی مرادی کی تفہیم کے لئے ایک اُستاد کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۔ فوائد موضح القرآن از حضرت شاہ صاحب موصوف جو بالاستیعاب اکثر حاشیہ پر اور بعض بقیہ ضمیمہ میں لکھے گئے ہیں، نہایت بصیرت افروز ہیں۔

۴۔ ربطِ آیات جس کے ضمن میں موضوع ہر سورہ قرآن حکیم۔ وخلاصۂ جملہ رکوعات ہر سورہ اور نمبروار آیات سور کا سباق و سیاق سے ارتباط نہایت اختصار کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ کے حصہ اول پر لکھا گیا ہے۔ ایک نادر چیز ہے۔ (جو میرے عزیز مولوی احمد علی صاحب سلمہ اللہ امیر مجلس خدام الدین نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ صرف کرکے اساتذۂ باکمال کی تعلیم و تربیت سے حاصل کیا ہے) یہ حصہ بفضلہ تعالےٰ فہم قرآن حکیم و تدبر آیات السمیع العلیم کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ بے حد مفید ثابت ہوگا۔ بشرطیکہ تلاوت کرنے والے دل سے متوجہ ہوکر تدبر سے کام لیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ

یں جناب باری تعالےٰ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ جل جلالہٗ مجھے بھی اس سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے اور تمام اہل اسلام کو توفیق دے کہ قرآن حکیم کو جس مقصد کے لئے نازل ہوا ہے اسی قصد سے پڑھیں۔ سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ دُنیا صلح و سلام و امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد نبی الامیین وعلیٰ جمیع اخوانہ من النبیین والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ واھل بیتہ وصالحی امتہ اجمعین۔ ع

ویرحم اللہ عبدًا قال امینا۔

وانا العبد العاجز ابو محمد احمد بن حسین الچکوالی مولدًا واللاہوری منزلًا

مورخہ ۲ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

مخدوم ومحترم رئیس المؤرخین زمان مولانا سید محمد سلیمان صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمانوں کی سعادت کا اصلی سرمایہ قرآن پاک ہے۔ مسلمان جب تک اس سرمایہ سے فائدہ اُٹھاتے رہے۔ ان کی دینی و دُنیاوی دولت کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ لیکن ایک مدت کے بعد زمانہ کے مرور۔ زبان کی اجنبیت اور رسمی کتابوں کی کثرت اور رسوم و رواج کی پابندیوں نے ان کو اس سرمایہ سے پوری طرح فائدہ اُٹھانے سے محروم کر دیا۔ یہ دیکھ کر علمائے حق نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور اس کی تفسیریں لکھیں۔ یہ ترجمے تفسیریں کے ضمن میں ہوتے تھے۔ اس قسم کی سب سے پہلی کوشش کا سراغ چوتھی صدی ہجری میں بخارا کے سامانی سلاطین کے عہد میں ملتا ہے ہندوستان کے قرونِ وسطیٰ میں امام زاہدی کی فارسی تفسیر کے ترجمہ نے سب سے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کی۔ اس کے قلمی نسخے اب بھی ملتے ہیں۔ نویں صدی ہجری میں ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی نے سب سے زیادہ اہمیت حاصل کی۔ اور بہت کثرت سے اسلام کے مشرقی ملکوں میں اس کا رواج ہُوا۔ اور اس کے قلمی اور مطبوعہ نسخے گھر گھر پھیل گئے۔

عین اس وقت جب ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی قوت کا آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ حکمتِ الٰہی نے اس غرض سے کہ اس آفتاب کے غروب سے مسلمانوں کے قلوب میں تاریکی نہ پھیلنے پائے۔ ایک اور آفتاب نکالا جس نے اس وقت سے لے کر آج تک اس ملک کو

اپنی نورانی شعاعوں سے منور رکھا ہے۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے اخلاف۔ شاہ صاحب نے عوام کے لئے قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور خواص کے لئے قرآن پاک کے علوم پر متعدد رسائل لکھے شاہ صاحب کے بعد ان کے صاحبزادوں میں سے مولانا شاہ رفیع الدین نے قرآن پاک کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ اور مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے اُردو میں قرآن پاک کی تفسیر موضح القرآن لکھی اور اُردو میں قرآن پاک کا وہ ترجمہ کیا جو اپنی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر آج تک بے مثال ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ اور حواشی کی خوبی کا اصلی اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے خود قرآن پاک کے سمجھنے کی تھوڑی سی کوشش کی ہو۔ شاہ صاحب کے حواشی موضح القرآن اپنے اختصار کے باوجود فہم مطالب میں بے حد معین ہیں۔ اور ان سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کو فہم قرآن کا خاص ملکہ اللہ تعالیٰ نے بخشا تھا۔

قرآن پاک کے علوم میں سب سے زیادہ دقیق اور نازک علم آیات اور سُور کے باہم ربط و تعلق کا ہے۔ امام رازی اور بقاعی نے اس پر بہت کچھ محنت کی ہے۔ اور دوسرے علماء نے بھی اس پر کافی غور و خوض کیا۔ ہمارے زمانہ میں مولانا حمیدالدین صاحب فراہی صاحب نظام القرآن اور مولانا عبیداللہ صاحب سندھی خاص ذکر کے قابل ہیں۔ دونوں مدت تک اتحاد مذاق کے باعث کراچی میں باہم ملتے جُلتے رہتے تھے۔ مولانا عبیداللہ صاحب کے درس نے متعدد باکمال پیدا کئے۔ جن میں سب سے پہلی جگہ مولانا **احمد علی** صاحب امیر انجمن خدام الدین کو حاصل ہے۔ موصوف نے اس درس میں جو کچھ پایا۔ اس کو وقفِ عام فرمایا۔

انجمن خدام الدین کے مخلص و باہمت ارکان شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ایک ایسے قرآن کی طباعت و اشاعت کا سامان کیا۔ جس میں یہ متفرق فیوض و برکات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ قرآن پاک کے اس نسخہ میں ترجمہ اور حضرت شاہ صاحب کے حواشی بھی بعینہ چڑھائے گئے۔ ساتھ ہی مولانا احمد علی صاحب نے قرآن پاک پر آیات کے ربط و تسلسل کی پابندی کے ساتھ جو حواشی لکھے تھے اور جو مستند علمائے عصر کی نگاہوں سے بارہا گزر چکے تھے۔ ان کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کے حواشی پر جس نے وقت کی نظر ڈالی ہے اس کو معلوم ہے کہ انہوں نے بھی آیات کے ربط و تسلسل کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کے یہ حواشی بہت مختصر تھے اور پورے قرآن پر بالالتزام نہیں لکھے گئے تھے۔ مولانا **احمد علی** صاحب نے اس کمی کو پورا کیا اور سارے قرآن پر التزام کے ساتھ ایسے حواشی لکھے ہیں جن میں ربط و تسلسل کے رموز و اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور مختصر لفظوں میں آیات کے وہ حقیقت پرور مطالب سامنے آ جاتے ہیں۔ جن سے تفسیر کی بڑی بڑی کتابیں خالی ہیں۔ ان حواشی کی خاص خصوصیات یہ ہیں کہ ان میں مسلمانوں کی موجودہ بیماریوں کے علاج کی طرف خاص طور سے اشارے کئے گئے ہیں اور ان کے قوائے عمل کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت محشی کو جزائے خیر دے۔ اور مسلمانوں کو اس ترجمہ اور حواشی سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے۔ والسلام

کتبہ المستعین باللہ القوی سلیمان ندوی

۱۱ شوال ۱۳۵۳ھ

بقیہ رمضان المبارک صفحہ ۳ سے آگے

رمضان المبارک کے احترام کے سلسلہ میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں سینما۔ ریسز (RACES) ڈانس گھر۔ شراب خانے۔ ریڈیو ریکارڈنگ وغیرہ مخرب الاخلاق تفریحات قانوناً بند کر دی جائیں ......

خرد نے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

مفید دینی کتب

تصانیف مولانا اشرف علی صاحب تھانوی		تصانیف مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم	
علم و عمل	۶ پیسے	حکایات صحابہؓ	عہ
تعلیم الدین کمل	عہ	فضائل ذکر	۴
دنیا و آخرت	۶ پیسے	فضائل قرآن مجید	۱۲؍
اصلاح الرسوم	عہ	فضائل نماز	۱۳؍
صفائی معاملات	۶؍	فضائل رمضان	۹؍
الاکسیر فی اثبات التقدیر	عہ	فضائل حج	عہ
غلط مسئلے	۳؍	فضائل صدقات (حصہ اول) / دوم	[illegible]
اسلام اور عقلیات حصہ اول	[illegible]	فضائل تبلیغ	۶؍
حیات المسلمین مع شرح	[illegible]	فضائل درود شریف	۸؍
سیرت اشرفؒ	[illegible]	الرفیق فی سواء الطریق	[illegible]

خرچہ بذمہ خریدار

مہتمم ادارہ احیاء السنۃ متصل مسجد اچگان اندرون پاک دروازہ ملتان شہر

تبصرہ

(تبصرہ کے لئے ہر کتاب و رسالہ کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے)

ماہنامہ "ندائے حق" لاہور

مرتبہ پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی۔۔

ضخامت ۴۸ صفحات۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$

سالانہ چندہ تین روپے۔ فی پرچہ چار آنے

ملنے کا پتہ

ادارہ اصلاحِ نفس۔ ۳ اوڈنکار روڈ لاہور

اس خالص دینی ماہنامہ کے اجراء کی غرض تبلیغ و اشاعت اسلام بیان کی گئی ہے۔ اب تک اس کے دو شمارے شائع ہوئے ہیں اور ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ غرض باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہے ہم اس مذہبی رسالہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کے منتظمین کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں دو خامیاں نظر آئی ہیں جن کی طرف توجہ دلانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

۱۔ ٹائیٹل پیج پر قرآن مجید کی جو آیت درج ہے اس پر اعراب غلط لگے ہوئے ہیں۔

۲۔ ماہ دسمبر کے شمارہ میں تعارف کے عنوان سے اداریہ لکھا گیا تھا۔ لیکن ماہ جنوری کا شمارہ اداریہ کے بغیر شائع کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں اداریہ ہر اخبار اور رسالہ کا لازمی جزو ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ماہ مارچ کے شمارہ میں اعراب کی غلطیاں بھی درست کر دی جائیں گی۔ اور آئندہ ایک صفحہ اداریہ کے لئے بھی وقف کیا جائیگا۔

پروفیسر منظور احسن صاحب عباسی نے پرویز صاحب کے ٹریکٹ "علماء کون ہیں" کا جواب ایک ٹریکٹ کی صورت میں لکھا ہے۔ شائقین حضرات مقامی دو آنے میں اور بیرونجات کے حضرات تین آنہ کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ ادارہ اصلاح نفس ۳ اوڈنکار روڈ کرشن نگر ـــــ لاہور

صرف رمضان المبارک کے لئے

رعایتی ہدیہ

	اصل ہدیہ	رعایتی ہدیہ	محصولڈاک
قرآن مجید مترجم و محشی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قرآن مجید مترجم	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ملنے کا پتہ:۔

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور